

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

رجب طویل نمبر ۲۲۹

ریاستان - محاذین - عام - طلبہ - شاہی -
م - م - م - م - م - م - م - م - م - م -
اندیا سے باہر چھوڑ دے آٹھ آنے کے لیے

سید جنت



تاریخ نمائے اشاعت ہر گریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲ قادیان ارالامان مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۵۲ھ مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) ولادت :- مکرئی شیخ محمد عبداللہ صاحب بارک مچنٹ انبالہ شہر کو خدا تعالیٰ نے ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو فرزند زینہ عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو عمر دراز بخشے۔ سلسلہ اور والدین کیلئے برکت و راحت کا موجب ہو اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق شیخ صاحب کو مبارکباد عرض کرتا ہے۔

(۳) وفات :- نہایت رنج سے لکھا جاتا ہے کہ تعلیم السلام ہائی سکول قادیان کے باغ کا مالی میاں محمد الدین صاحب چند یوم بیمار تپ محرقہ بیمار رہ کر عالم جوانی میں فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون طم حرم نہایت مخلص اور پر جوش احمدی تھا۔ اور رات دن اپنے مفوضہ کام میں مصروف رہتا تھا۔ باغ کی رونق اس کے دم سے ہی اس کا قادیان کے باغوں کی آرائش و زیبائش میں نمایاں حصہ تھا جو ہمیشہ یاد رہے گا۔ مرحوم کے چھوٹے چھوٹے بچے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا کفیل ہو۔ اور ان کو صبر و جمیل کی توفیق بخشے۔ اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین :-

شیخ محمد انعام الحق صاحب میری تمام التماس

مجھے افسوس کے ساتھ یہ شکوہ کر نیکی جناب ایڈیٹر صاحب پیغام سے ضرورت پیش آئی ہے کہ میں نے فاروق مورخہ ۲۸ جنوری ۱۳۵۲ء کے صفحہ ۳ پر مکرئی ایڈیٹر صاحب پیغام سے "ایک درخواست" بامید جواب پیش کی تھی جس میں جناب سید مدثر شاہ صاحب گیلانی پشاور کی مولفہ کتاب عقائد احمدیہ متعلق نبوت محمدیہ سے ایک حوالہ نقل کر کے عرض کیا تھا۔ کہ یہ حوالہ جناب شاہ صاحب نے انجام آہم کے صفحہ ۲۲ سے لے کر اپنے ذہنی مدعا کے ثبوت میں بطور دلیل کے لکھا ہے لیکن انجام آہم میں مدثر شاہی دعویٰ پر یہ حوالہ چسپان نہیں ہوتا۔ آپ مہربانی فرما کر اس کی تطبیق یا تردید فرمائیں۔

مگر باوجود میری عاجزانہ التجا کے آپ نے آج تک اس کا کوئی جواب نہ عطا فرمایا۔ جس سے میں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوا کہ واقعی آپ نے اس کو شاہ صاحب گیلانی کا غلو سمجھ کر خاموشی سے اس کی تردید کر دی ہے۔ مگر دوبارہ پیغام ۲۳ اپریل ۱۳۵۲ء کے صفحہ ۸ کالم ۲ پر ظفر احمد صاحب صدیقی نے وہی حوالہ اسی مدعا کے لئے جس کیلئے شاہ صاحب نے اس کو نقل کیا تھا۔ لکھ کر آپ کو دیا۔ اور آپ نے بغیر سوچے سمجھے اس کو پیغام میں شائع کر دیا۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک راست بیانی اور حق گوئی اور ایمان داری کے مدعی ایسی نازیبا حرکت بار بار کرتے ہوئے مجھ کو نہ ہوں ؟ کیا میں امید رکھوں کہ آپ اس یاد دہانی سے اس کا جواب دینے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے ؟ ورنہ پھر جیسے حق ہو گا۔ کہ میں اس کے جواب میں جو راہ مناسب سمجھوں اس پر چلوں۔ جس کا آپ کو پھر کوئی گلہ و شکوہ نہ ہونا چاہیے۔ (خاکسار ایڈیٹر)

فاروق ایک سال کیلئے رعایتی قیمت میں

ایک ہمدرد اور فاروق کے شیدائی نے مبلغ پچیس روپے فاروق کی امداد میں اس شرط پر عطا و کئے ہیں کہ ۲۵ اجزاء ایسے شائق مگر عزیز احمدیوں کے نام بجائے چار روپیہ سالانہ چندہ کے تین تین روپیہ رعایتی قیمت پر جاری کئے جائیں۔ جو فاروق کے خواہاں ہوں۔ مگر بوجہ مالی کمزوری چار روپیہ ادا نہ کر سکتے ہوں۔ اس لئے میں ناظرین فاروق کو اطلاع دیتا ہوں کہ جو ایسے دوست فاروق کو ایک سال کے لئے خریدنا چاہیں۔ وہ صرف تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر دفتر فاروق میں ارسال کر دیں۔ ان کو ایک سال تک اس رعایتی چندہ میں فاروق ہفتہ وار ملتا رہے گا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسے خریدار جدید ہوں۔ سابقہ خریداروں میں سے کوئی صاحب درخواست نہ کریں۔ تین روپیہ وصول ہوتے ہی ان کے نام اخبار جاری کر دیا جائیگا۔ اگر منی آرڈر نہ بھیج سکیں تو دی پی کی اجازت دیں۔ جو تین روپیہ پانچ آنہ کا مع خرچ ڈاک دی پی ارسال ہوگا۔ یہ قیمت رعایتی بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ (منیجر فاروق)

شکریہ یاد دہانی

بقایا سال گذشتہ و سال رواں کے چندہ فاروق کی اسموار فہرست معہ رقم واجب الوصول جو فاروق مورخہ

میرا تولیا

سلسلہ عالیہ حمیدیہ کے مشہور شاعر خوش میان مگر محسن رہتاسی صاحب جن کو فی البدیہہ شعر کہنے اور زبانی ہی اپنی لمبی لمبی نظمیں کو یاد رکھنے کا خدا داد ملے ہے۔ ان کا ایک تولیا چند روز ہوئے کہیں گم ہو گیا۔ اس پر آپ نے مندرجہ ذیل مرثیہ اپنے تولیے کا لکھ کر فاروق میں شائع کرنے کو دیا۔ مگر افسوس کہ میں اس کو جلد شائع نہ کر سکا۔ اب اکثر احباب کی خواہش پر شائع کرتا ہوں: (ایڈیٹر)

ہاں خدا کی شان میرا تولیا
روح تھا۔ ریحان میرا تولیا
گرچہ تھابے جان میرا تولیا
زینت جاپان میرا تولیا
خبر انگلستان میرا تولیا
شاہوں کے شایان میرا تولیا
رحم کی تھا کان میرا تولیا
جان نہ پہچان میرا تولیا
ہلیم ذیشان میرا تولیا
شال میسران میرا تولیا
جس کا ہو عنوان میرا تولیا
جانب ملتان میرا تولیا
موسے عمران میرا تولیا
خطرہ ایمان میرا تولیا
میں ترے قربان میرا تولیا
تالیخ فرمان میرا تولیا
تھا کوئی نادان میرا تولیا
نہ تھا تاوان میرا تولیا
تین دن ہمسایا میرا تولیا
ہو گیا نقصان میرا تولیا
دولت رحمان میرا تولیا

غم سے ہو جائے نہ مایخولیا
لے خدا بل جائے میرا تولیا

(حسن رہتاسی)

۱۲-۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے مطابق جن احباب نے چندہ عطا فرمایا، اور جن خریداران نے بذریعہ کارڈ اطلاع دیدی ہے۔ کہ وہ فلاں ماہ میں چندہ ادا کرینگے۔ اور جن اصحاب نے لکھ دیا ہے کہ ان کے نام آئندہ فاروق نہ بھیجا جائے ان سب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے میری اطلاع کو توجہ فرما کر حسب توفیق تعمیل فرمائی۔ اب جن دوستوں نے اب تک بقایا ادا نہیں کیا۔ اور جنہوں نے اب تک سال رواں کا چندہ ہی نہیں بھیجا۔ اور نہ کوئی اطلاع دی۔ ان سب کے نام حسب اعلان سابقہ مندرجہ فاروق مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء یکم اپریل ۱۹۳۵ء کو بقایا داران کے نام بقایا کا اور دوسروں کے نام سال رواں کے چندہ کا دی پی ارسال ہوگا۔ انرا وہ ہر باقی دی پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ ہر فی دی پی زائد ادا کرنے ہونگے۔ اس اطلاع کو آخری اطلاع سمجھیں۔ بھول جائیں (منیجر فاروق)

یاد دہانی!

فاروق کے قریباً سو سے زائد خریدار کم ہو گئے ہیں۔ جن کو پورا کر کے فاروق کو جاری رہنے کے قابل بنانا آپ سب کا فرض ہے۔ خصوصاً اس موقع پر جبکہ احمدیہ پریس کو مضبوط کرنا اور سلسلہ کی تبلیغ کو وسعت دینا ہر ایک احمدی کا ذاتی اور قومی فرض ہے لہذا سب دوست ایک ایک جدید خریدار عطا کر دیں یہ کوئی بڑا مشکل کام نہیں (ایڈیٹر)

کلام اللہ الرحمن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۹ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء نمبر ۳

کلام الامام امام الکلام !

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

۲۲ میں محض نصیحتاً اللہ مخالف علماء اور ہائے تمخیل لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی ہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں۔ تو آپ کو یہ ہی تو اختیار ہے۔ کہ مساجد میں اٹھ کر ہو کر یا الگ الگ میرے پر بد دعائیں کریں۔ اور رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر میں کاذب ہوں۔ تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے ہی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ آپ اس قدر دعائیں کریں۔ کہ نہ بالوں میں نہ خم پر جائیں۔ اور اس قدر رو کر سجود میں کریں کہ ناک گھس جائیں۔ اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں۔ اور پلکیں جھڑ جائیں۔ اور کفرت گریہ زاری سے مینائی کم ہو جائے۔ اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے۔ یا مایہ خو گیا ہو جائے۔ تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بد دعا کرے گا۔ وہ بد دعا اسی پر پڑے گی۔ جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت ہو وہ لعنت اس کے دل پر پڑتی ہے۔ مگر اس کو خبر نہیں۔

میری روح میں وہی سچائی ہے جو بلائیم

علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے براہیسی نعت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا۔ مگر میرا خدا مخالف لوگ عبرت اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پڑوہ نہیں ہوں۔ کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں۔ اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں۔ تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے۔ دیکھو صد ہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے۔ تو روکو۔ وہ تمام مکروذیب جو جہیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں۔ وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اٹھانہ رکھو۔ ناخونوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو۔ کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان یا عرض کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بد قسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر ٹہری ہیں۔ ان کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا تو اس امت پر رحم کر۔ آمین (اربعین)

سلسلہ حمیدہ کی ترقی کی پیشگوئی

۲۱ اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی جماعت کو تمام ملکوں میں بھیلادیا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر انکو غلبہ بخشنے کا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف ایک مذہب ہو گا۔ جو عزت کیساتھ یاد کیا جائیگا۔ خلاص مذہب اور سلسلہ میں ہنایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالینگا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے محدود کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھینگا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہینگا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان۔ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا مسیح علی العباد مایا یتھو من رسولی الا کاواہم یستہزؤنہ پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے اور فرشتے ہی اس کے ساتھ ہوں اُس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض چہرہ خیال۔ یا درہم کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ ہیں۔ وہ تمام مرینگے اور کوئی انہی سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی ہے گی وہ بھی مرے گی اور انہی سے ہی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان اترتے نہیں دیکھتا اور پہلے ان کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیں گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زبانہ صلیب علیہ کا ہی گزرا گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ تو تہ تب دانشمند ایک خدا (عقیدہ سے مزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوئی کہ عیسیٰ کے انتظار کر نیوالے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید امید مند ہو کر اس چھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دینگے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میری ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھ گیا اور

(نذر) اور کوئی ایسی جماعت کو روک سکے

خالصہ شن

سکھ صاحبان کی مذہبی کتابوں میں تحریف

(از گیانی واحد حسین صاحب احمدی مبلغ)

دنیا میں جتنے بھی مذہب پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی بنیاد کسی مہار پرش۔ ہادی پیغمبر کی ہستی اور اس کتاب پر رکھی ہوئی پائیں گے۔ جو کہ پریشور کی طرف سے ایسے مقدس وجود پر بطور کلام الہی وحی ربانی یا ایشوری بانی کے نازل ہوئی ہو۔ اور اس کتاب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ انسانی دست رس سے پاک اور ہر قسم کی تحریف سے مبرا ہو۔ یعنی اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہ کیا گیا ہو۔ پس منحرف تبدیل ہونے کی صورت میں وہ کتاب قابل اعتبار نہیں سمجھی جاسکتی۔ اس معیار کو لے کر جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو ہم پر یہ بات روشن ہو جاتی ہے۔ کہ بحر قرآن مجید کے اور کوئی کتاب اس کسوٹی پر کلی طور پر پوری نہیں اترتی۔ چونکہ اس وقت میرا دوشے سخن سکھ صاحبان کی طرف ہے اور شری گورو گرنتھ صاحب کی حفاظت پر کلام کرنے کا ہے۔ واپگورو دشاہد ہے۔ کہ میری نیت بالکل نیک ہے۔ میں اپنی جانب سے کچھ نہ لکھوں گا۔ بلکہ جو کچھ تحریر کروں گا۔ وہ معہ حوالہ جات کے سکھ مذہب کے عاملوں کی تحریروں اور ان کی کتاب کا صحیح اقتباس ہو گا۔

الہامی کتاب کے محفوظ ہونے کے

چار اصول

الہامی کتاب کے محفوظ رہنے کے لئے چار باتوں کا ہونا اندھ ضروری ہے۔ پہلی یہ کہ ایشور نے اس کی حفاظت کا خود ذمہ اٹھایا ہو (۲) اس کے

حافظ موجود ہوں۔ اور حفظ کرنے کی رسم الہام کے نزول کے وقت سے ہی جاری ہو۔ (۳) یہ کہ جس قوم کے سپرد وہ کتاب کی جائے۔ وہ دیاندار ہو۔ یعنی ان کو تحریف کرنے کی عادت نہ ہو۔ (۴) اس کتاب کے نسخوں میں اختلاف نہ پایا جائے۔ سو اب ہم ایک ایک کر کے اس اصول پر سری گورو گرنتھ صاحب کو پرکھتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ اول تو خود واپگورو (خدا) نے ہی گورو گرنتھ صاحب کی حفاظت کا وعدہ نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی اس کو کبھی کسی نے حفظ کیا۔ اور نہ ہی کسی کے حفظ کرنے کا کوئی ذکر سکھ تاریخوں میں ملتا ہے۔ بلکہ اس موجودہ زمانہ میں ساری دنیا چھان مارو۔ گورو گرنتھ صاحب کا کوئی حافظ نہ پاؤ گے۔ ایسی صورت میں گرنتھ صاحب کے محفوظ ہونے کا دعویٰ ہی فضول بلکہ سراسر نامقول ٹھہرے گا۔ اب ہم تیسرے معیار کو لیتے ہیں۔ کہ سری گورو گرنتھ صاحب کو ایسے لوگوں کے سپرد کیا گیا ہے جو اپنی ہر کتاب میں ملاوٹ کرتے بلکہ فرضی کتب بنا کر گورو صاحبان کی طرف منسوب کرتے۔ اور اپنی طرف سے من گھڑت اقوال اپنے بزرگوں کی تصنیف شدہ کتابوں میں ڈال کر لوگوں کو گمراہ کر نیکی کوشش کرنے والے تھے۔ چنانچہ سکھ تواریخوں میں لکھا ہے۔ کہ جب سری گورو وارجن صاحب نے گرنتھ صاحب مکمل کر کے بھائی بنوں جی کو جس کو آپ بڑا معتبر سمجھتے تھے۔ واسطے کروانے جلد بندی کے دیکر لاہو بھیجا تو آپ نے راستہ میں ہی اس گرنتھ صاحب کی نقل اتار کر ایک اور نسخہ تیار کر کے چند ایک شلوک

اور درج کر دیئے۔ پھر لاہور کی سکھ سنگت نے اس اصل گرنتھ کی ایک اور کاپی اتار لی۔ اور ایک شلوک جس کو کہ باوانانک صاحب کا قول سمجھتے تھے۔ اس میں درج کر لیا۔

ناظرین غور فرمائیں۔ کہ گورو صاحب کے وقت میں ہی آپ کی مریدی میں اکثر ایسے لوگ موجود تھے۔ جو گرنتھ صاحب میں تحریف کرنا چاہتے تھے۔

چنانچہ وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئے۔ پھر لکھا ہے۔ کہ جب گورو ہر رام رائے صاحب نے اپنے فرزند ارجمند کو حضرت اونگ زیب کی خدمت میں بھیجا تو بادشاہ کے دریافت کرنے پر رام رائے نے گورو گرنتھ صاحب صاحب کے ایک شلوک ”مٹی مسلمان“ کی جگہ ”مٹی بے ایمان“ پڑھ کر بادشاہ کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ جس پر گورو صاحب بہت ناراض ہوئے۔ تو اب ناظرین پروردگار کی طرح واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ گرنتھ صاحب کی تصنیف کے وقت بھائی بنوں جی جو گورو صاحب کے پیارے سکھ تھے۔ اور لاہور کی خالصہ جماعت پھر آپ کے بعد گورو ہر رام رائے صاحب کے بیٹے رام رائے صاحب جیسے لوگ موجود تھے۔ جو موقع ملنے پر گرنتھ صاحب میں ملاوٹ کرنے سے نہ ٹلے۔ پس ایسے لوگوں کے پاس گرنتھ صاحب کا رہنا اور پھر تغیر و تبدل سے محفوظ ہونا کیسے مانا جاسکتا ہے؟

گرنتھ صاحب کے بعد جنم ساکھی بھائی بالا ہے۔ میں اس وقت بتانا چاہتا ہوں۔ کہ سری گورو گرنتھ صاحب کے محققوں نے اپنی ہر ایک کتاب میں تحریف کی۔ بلکہ جعلی ساکھیاں بنا ڈالیں۔ سو واضح ہو کہ جنم ساکھی بھائی بالا وہ کتاب ہے۔ جو بقول سکھ صاحبان کے بھائی بالا جی نے جو بابا نانک صاحب کے ہمراہ رہے۔ گورو نانک صاحب کے حکم سے ان کے سامنے ہی بھائی موکھاپیڑا کو لکھوائی۔ موجودہ وقت میں اس کتاب کے کئی ایک مختلف نسخے دیکھنے میں

دیاندی شن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک دھرم میں عورت کا درجہ

(۲)

لڑکی سے بالجبر ہمبستر ہونا پیشاپچ بیاہ کہلاتا ہے۔

(رستیا رتھ پرکاش باب ۲)

فرمائیے ہماشہ تارا شنکر جی یہ کیا انمول رتن میں جو سوامی جی اپنی مایہ ناز کتاب میں تحریر کر رہے ہیں۔ اسے ساتھ ہی اس کو اولاد پیدا کرنے کا طریق بتا رہے ہیں۔

عورت کو جوئے میں ہرانا جائز ہے۔ یہ میری استری مجھے کٹھ میں ہرانا جائز ہے۔ یہ میری استری مجھے کٹھ میں ہرانا جائز ہے۔ یہ میری استری مجھے کٹھ میں ہرانا جائز ہے۔

تھا اپنے مترول کے ساتھ پریم کرنے والی اور میرے ساتھ بھی پریم کرتی تھی۔ کیوں اس جوئے کے کارن میں نے ان کو لے آچرن کہنے والی پتی درنا استری کو بھی ہرا دیا ہے۔ یعنی دوسروں کو دے دیا ہے۔ پوتر رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۴ منتر ۲ ہماشہ جی یہ کیسی تم تعلیم ہے۔ جس پر آپ کو نافرمان ہے۔ اور آپ اس کو مسلم عورتوں کے سامنے پیش کرتے ہو پہلے اپنی استریوں سے تو یہ پوچھ لو کہ وہ اس کو کہاں تک اپنانے کے لئے تیار ہیں۔ آریوں کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ بالا منتر کو اپنے گھر والے اور مندرجہ بالا دیواروں پر جلی حروف سے لکھوا دیں۔ تا دینا ہو کے میں نہ رہے۔ ہم کو اس بات کی سخت حیرانی ہے کہ ہماری ہندو ہنیں باوجود بھی پڑھی اور ذہین ہونے کے بھی اس قسم کی باتوں کو اپنی مقدس کتابوں میں دیکھ کر خموشی کے ساتھ انکو برداشت کر لیتی ہیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ ہندو طبقہ کی روشن دماغ مستورات ان واقعات کے خلاف اندو لن کر رہی ہیں۔ مگر میں یہ کہہ بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہماری ہندو ہنوں کو ان باتوں کے

اب میں ہماشہ جی کی تسلی کے لئے ویدک دھرم کی اندرونی شہادت پیش کر کے ہندو استری کا جو درجہ ہے وہ ظاہر کرتا ہوں۔ اور امید ہے کہ ہماشہ تارا شنکر جی اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار کر اس کا مطالعہ کرینگے۔ کیونکہ متعصب انسان آنکھیں رکھنے کے باوجود اندھا بنا دیتا ہے۔ اور تعصب دماغ سے سمجھنے کی طاقت چھین لیتا ہے۔

रामारामागोपलोनाथकर्म

(ترجمہ) رامارمنایو پیثے نہ دھرم مائیے

(ازبرکت ادھیائے ۱۲ کھنڈ ۱۳)

عورت صرف نفس کی لیے عورت رمن یعنی میری کا سامان ہے، کا یہ خاص یعنی نفس کی سیری کے لئے بیاہی جاتی ہے۔ نہ کہ دھرم یعنی مذہب کے لئے۔

ہماشہ تارا شنکر جی آپ کو سوچنا چاہیئے۔ کہ آپ جو گند اپنی کم علمی اور تعصب کے باعث اسلام کی طرف منسوب کرنا چاہتے تھے۔ وہ ویدوں کے پراچین رشی یا سک جی کی لکھی ہوئی پستک سے نکال کر بندہ نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس پر غور کر کے اپنی آتما کو خندہ کر لیں گے۔

زبردستی عورت پر قابو پانا دھرم ہے۔ بیاہ یعنی اولاد پیدا کرنے کا طریق آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ساتویں اور آٹھویں قسم یہ ہے۔ یہ لڑائی کے جبراً چھین جھپٹ کر یا قریب سے لڑکی کو حاصل کرنا رکھشش ۸۔ سوئی ہوئی یا شراب وغیرہ پی کر بے ہوش ہوئی ہوئی یا پاگل

ہاں جی اتنے غریب نواج جی حکت ایسا ڈشٹ ہے۔ نندیا کرن گے اتنے کہن گے۔ اے گرو کیسا ہے جو گنگا دے گھر داس کر بیٹھا ہے۔ جی اے سنار وچ وڈا دھندو کار ورت جاوے گا۔ اتے گننے بے صدق ہوئے جاؤں گے۔ اتے سچے پاتشاہ جی آپ سب کچھ جان دے ہو جی کچھ میرے کہنے کی بات نہیں جی جاں بچے لے ارداس گنگا کر گئی۔ تال بھاٹی اجیتیا گورو دھرا خوشی ہو دیگا۔ تال کہے گا۔ ہے گنگا تیری ارداس گرو سن لٹی ہے۔ اتے اک نول پیٹنے پرت رہاں گے تال فیر بھاٹی جو گنگا کہے گی سو گرو منن گے بھاٹی گنگا پیچھے کٹی کٹ پانی رہ جان گے۔ تال گورو الوپ رہن گے۔ فیر اجیتیا لوگ کہن گے جو گورو کو ٹی نہیں اسنوں یاداں جاوے کہن گے۔

اس مندرجہ بالا پیشگوئی کا صرف یہ مطلب ہے کہ بقول اس تحریر کے باورائیک صاحب اپنے ایک مرید بھاٹی اجیتیا کو بتا رہے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ آویگا۔ جو گورو کنجری کے پاس جاوے گا۔ اور کنجری گورو کی سیوک ہوگی۔ لوگ گورو کو بڑا بھلا کہیں گے۔ وہ کنجری گورو کی بہت خاطر مدارات کرے گی۔ گورو اس کنجری پر بہت خوش ہوگا۔ اور اس کی خاطر کئی گنگا رنجات پادینگے اور نو ماہ گورو اس کے پاس رہے گا۔ اور سکھ اس کنجری کو گیارواں گورو کہیں گے۔ میں نے یہ عبارت کسی نکتہ چینی کرنے کے لئے نہیں لکھی۔ صرف میرا یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ تمام کی تمام عبارت گورو خالصہ پرپس کی شائع شدہ جنم ساکھی بالاسے غائب کر دی گئی ہے۔ کتنے غضب کی بات ہے۔ کہ سکھ صاحبان نے ون دھاڑے ڈاکہ ڈالا ہے اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ اپنی کتابوں میں تغیر و تبدل کرنا ہمارا شیوا ہے۔ (باقی دارد)

درخواست دعا۔ احباب کی خدمت میں نہایت عاجزانہ دست بستہ عرض ہے۔ کہ بندہ ایک جلیے عرصہ سے مشکلات اور مصائب میں مبتلا چلا آ رہا ہے۔ جسکی وجہ ہر قسم کی خوشی اور ترقیات محروم ہے۔ اسلئے محض اللہ نیکار کے لئے اپنے مہر لان مولا کے حضور درود دل سے دعا فرما کر عند اللہ عاجز ہو۔ والسلام۔ (حاکسار محمد سلطان احمدی)

خلاف زبردست احتجاج کرنا چاہیے۔ اور تمام ہندو عورتوں کو ان خرابیوں سے آگاہ کر دینا ان کا دھارمک فرض ہے۔ میں اپنی ہندو بہنوں کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں۔ کہ اس بارے میں احمدی مستورات بھی ان کا ہاتھ بٹائیں گی۔ اور ساتھ ہی ان کو اسلام کی اعلیٰ تعلیم سے بھی واقف کرادیگی تاکہ ان کو کامیاب ہونے میں کسی قسم کی روکاؤ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ہماشہ جی۔ آپ کا خدا قرآن شریف میں آپ کو تعلیم دیتا ہے۔ اگر کوئی عورت بدکاری کرے تو اس کو خوب پیٹو۔ اور گھر میں قید رکھو۔ حتیٰ کہ وہ مر جائے۔ دیکھو قرآن شریف کیوں احمدی شرابیوں پر توڑے افسوس کا مقام ہے۔ کہ اگر عورت بدکاری کرے۔ تو اس کو مرد مارے۔ لیکن اگر خاوند بدکاری کرے۔ تو اس کو عورت کیوں نہ جوتی لگائے؟ (آریہ مسا فر ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء ص ۱۵۸)

احمدی شرما۔ جس آیت پر ہماشہ جی نے اعتراض کیا ہے وہ یہ ہے۔

وَلْتَقِيَا تَيْنِ الْفَاحِشَةِ مِنَ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدَا وَاعْلِمَتَا اَرْجَا مِنْكُمْ فَانْ شَهِدَا وَافْامَسْكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَقَّهِنَّ الْمَوْتَ اَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا (سورۃ النساء پارہ ۴) اور وہ عورتیں جو مرتکب ہوتی ہیں بھیمائی کی تمہاری عورتوں میں سے تو شہادت طلب کرو۔ ان پر چار مردوں کی۔ پس اگر وہ گواہی دیں تو روک رکھو ان کو گھروں میں یہاں تک کہ وفات دے ان کو موت یا نکال دے اللہ ان کے لئے کوئی سبیل۔

اس کا مطلب تو صاف تھا۔ کہ شریر عورت کو بے وجہ سزا نہ دی جاوے۔ بلکہ اس کی شرارت پر چار گواہ گواہی دیں۔ کہ یہ عورت شریر ہے۔ تو اس کو گھر میں قید کر دو۔ تاکہ اپنی شرارت کو دوبارہ

نہ پھیلا سکے۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کوئی راہ نہ نکالے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس میں کونسی بات قابل اعتراض ہے۔ اگر یہ حکم خداوند کا تجویز کریں۔ جیسے تم کہتے ہو تو پھر خداوند کیا خود اپنے آپ کو سزا دیگا۔ احمقوں کے اکثر کام حماقت کے ہی ہوتے ہیں۔ تو سنو یہ احکام سلطنت کے متعلق ہیں۔ جن کو سزائوں کا اختیار ہوتا ہے۔ اور وہی امر فامسکوھن کے مخاطب ہیں۔ اس کے معنی ہیں بند کرو۔ اگر آپ اس پوری آیت کو پڑھ لیتے۔ تو آپ کو یہ اعتراض کرنے کی بالکل ضرورت پیش نہ آتی۔ کہ اگر خداوند بدکاری کرے۔ تو عورت اس کو کیوں نہ جوتی لگائے۔ کیونکہ وہاں یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ وَالَّذِينَ تَاتَيْنَهُمْ مِّنْ ذَوِّهَا يَجْعَلْنَ اَکْثَرُ مِیَالٍ یُّوۤی دَوۡلُوۡنَ شَرَارَتِ کَاۡرِ تَکَاۡبِ کَرِیۡنَ۔ تو دونوں کو سزا دو۔

امید ہے۔ کہ ہماشہ جی کو اب اپنی علمیت کا پتہ لگ گیا ہوگا۔ ہماشہ جی جب آپ کے مایہ ناز مہرشی نے بدکار آدمی کی بیوی کو یہ حکم سنا دیا ہوا ہے۔ کسی نے مکان کی چھت سے جو غالباً کوئی آریہ عورت تھی۔ یہ سوال کیا۔ کہ آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ عورت کو لازم ہے۔ کہ ایک ہی دفعہ اپنے خاوند کے پاس ہمبستری کے لئے جائے۔ یعنی زنا کاری نہ کرے۔ کیونکہ ایک بار سے زیادہ جماع کرنا ویدک دھرم میں زنا کہلاتا ہے۔ مگر جس عورت کا شوہر طوائف یعنی کنجری کے پاس جاوے۔ تو اس کی عورت کیا کرتے یہ معقول سوال جب مہرشی کے حضور میں پیش ہوا۔ تو اس کا جواب جواب اس پاک دل اور مہذب سنیاسی نے دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ اس کی عورت بھی ایک اور مضبوط سزا آدمی رکھ لے۔ (ان دیانند چرن کلان) تو پھر ہندو عورت کو بدکار خاوند کو جوتے لگانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ مہرشی کے حکم کے مطابق عمل کر کے ویدک ایشور اور مہرشی کو خوشی کر لے۔ اسی میں اس کا بھلا ہے۔ کیونکہ ویدک دھرم پر عمل کرنا

ہی شانتی کا مارگ آپ بتلایا کرتے ہیں۔

چونکہ ویدوں میں ازروٹے نیوگ زنا جاتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ ویدوں کے کو یوں نے زنا کو قابل گرفت نہ جانا ہو۔ لیکن منوجی ہمارے جو نیوگ کو انسانیت سے گرا ہوا فعل بتلاتے ہیں۔ اور پشودھرم بھی کہتے ہیں۔ وہ بدکاری کے متعلق مندرجہ ذیل حکم دیتے ہیں۔ رات دن عورت کو بیٹی کے ذریعہ سے بے اختیار رکھنا چاہیے۔ اور جو عورت دشنے یعنی شہوت کی خواہش رکھتی ہو۔ اس کو بالکل آزادی نہ دینی چاہیے۔ ا رہتات مار دینا چاہیے۔ (منو سمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۲) ہماشہ جی نے جو اعتراض قرآن شریف پر کیا ہے وہی اعتراض منو سمرتی پر بھی وارد ہوتا ہے۔

ہماشہ جی۔ اگر چاہو بدلتا ایک جو رو کی جگہ ایک جو رو کے اور دیا ہے۔ تم نے ایک کو ان میں سے قرآن پس مرت لو اں میں سے کچھ۔ بگڑی بدل یا ر تو سب جگہ ہوتے ہیں۔ لیکن جو رو بدل یا ر واقعی عجوبہ ہیں۔ کیوں احمدی شرما کیا اسی تعلیم کے بحرو سے پر ویدک دھرمیوں کو اسلام کی دعوت دینے چلے ہو۔ (آریہ مسا فر ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء ص ۱۵۸ کا لم ۳)

احمدی شرما۔ ہماشہ جی یہ تعلیم یعنی اپنی عورت کے متبادلہ۔۔۔۔۔ کا حکم قرآن میں تو نہیں ہے ہاں اگر آریوں کے قرآن جس کو عرف عام میں ستیا رتھ پرکاش کہتے ہیں۔ میں ہونو کوئی عجوبہ کی بات نہیں ہے۔ ہماشہ جی دھارمک انسان ہو کر مکر و فریب کو کام میں لانا اور جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنا بہت ہی خراب کام ہے۔ اور اخلاق سے گری ہوئی بات ہے۔ آخر انسان ہو کچھ تو شرافت کو کام میں لاؤ۔ کیوں انسانیت کے لئے باعث سنگ عا بنیتے ہو۔ اگر تمہاری رگوں میں پاک خون ہے تو قرآن شریف سے یہ اپنا حکم نکال کر دکھاؤ۔ یا اپنی اس منحوس شکل کو دنیا سے ناپید کر دو۔ تاکہ دنیا کو ایسے ناپاک

پیغامی مشن

قابل توجہ مکرمی چوہدری محمد اسماعیل صاحب بی ای ریٹائرڈ

(ای۔ اے۔ سی)

بنکر مکرم غیر مبائع برادران سے اپیل کرتا ہے۔ اور توقع رکھتا ہے کہ ہم اپیل پر دھیان دیں۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ یہی صاحب اس بے معنی اپیل کو اپنی مشہور کتاب "دین الحق" یا ہمارا مذہب کے ساتھ منسلک کر کے ہر ایک قادیانی اور لاہوری احمدی کے پاس بھیج دیتا۔ تاکہ ہر شخص پر جوی اللہ فی حلل الانبیاء دنیا میں ایک نبی آیا اور یا ایہا النبی وغیرہ اہمات کی صحیح تفسیر جو خود اس صاحب اور اس کی تمام جماعت اور اس کے موجودہ پیر نے سمجھی وہ سب کی نظر کے سامنے آجاتی۔ یہ اہمات ہر حال اس کی اپنی کتاب اور اس کے پیر کے مضمون "نجات" سے پہلے کے تھے۔ پھر یکم جنوری ۱۹۰۸ء کے اہام یا ایہا النبی کے بعد جو کچھ حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت نے طرز عمل اختیار کیا ہے اس صاحب کی اپنی نصیحت و ہدایت کے لئے کافی سے زیادہ تھا۔ معی ۱۹۰۸ء یعنی وفات کے عہد میں جماعت بھڑیا ر ضلع امرتسر نے اپنے رشتہ داروں سے معاہدہ کیا۔ جس میں یہ لفظ بھی موجود ہے۔ "ہاں محمودی رنگ میں رہنے والے بے شر غیر احمدی رشتہ دار کا جنازہ پڑھ لیں گے" اس پر حضرت مسیح موعود (یا ایہا النبی کے مصداق) نے اپنی قلم سے لکھا۔ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو کچھ لکھا بہت خوب اور مبارک ہے۔"

(اجار بدر ۱۳۱۱ھ ۱۹۰۹ء)

پھر اسی یا ایہا النبی کے اہام کے بعد ۱۹۰۸ء مارچ ۱۹۰۸ء کو ایک شخص نے بلوچستان سے غیر جیلوں کے پیچھے نمازیں پڑھ لینے کی اجازت دینے کے متعلق آپ کی خدمت میں لکھا۔ اس خط و جواب کو مفتی محمد صاحب ایڈیٹر بدر قادیان نے زیر عنوان "کس غیر احمدی

میرے مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں نہایت افسوس کے ساتھ آپ کی توجہ اپنی اس "اپیل" کی طرف مبذول کرانا ہوں۔ جو میں نے محض آپ کی اور چوہدری سرفراز خان صاحب چوہدری سلطان علی صاحب آف بدوئی کی خواہش پر اپنے دلی اخلاص اور محبت سے نہایت عاجزانہ و مہذبانہ فاروق کے چار نمبروں میں اختصار کے ساتھ پیش کی تھی۔ مجھے قوی امید تھی۔ کہ وہ اپیل کسی نیت سے دیکھی جائیگی۔ جس نیک نیتی سے میں نے لکھی ہے۔ گو مجھے یہ شکایت بجا ہے۔ کہ آپ نے باوجود دوبارہ ان پر چوں کی منگائی کے اور اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمانے کا وعدہ کرنے کے اس وقت تک کوئی اعزاز نہیں بخشا۔ جس کو میں اب تک آپ کی عظیم الفرستی پر محمول کرتا ہوں۔ مگر کس قدر دل شکن اور رنج دہیہ بات ہے کہ اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۵ کالم سوم پر میری مخلصانہ اپیل کے جواب میں "جناب ابوالفضل صاحب" نے مندرجہ ذیل الفاظ میں "قادیانی صاحب مشفق" کی سُرخ کی ماتحت مجموعی مخاطب فرما کر اپنے کینہ اور دیرینہ اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں اس کو جناب کے اور ناظرین فاروق کے سامنے بلفظ نقل کر کے داد خواہ ہوں۔ کہ کیا میری اپیل ایسے ہی ناشائستہ جواب کی مستحق تھی؟ ملاحظہ فرمائیے۔ "جناب ابوالفضل صاحب" کیسے محبت آمیز اور خوش کن طرز میں فرماتے ہیں کہ "قادیان کا مشہور زبان دراز اپنے رسوائے عالم اخبار میں "پیغامی مشن" کے زیر عنوان نامہ مشفق

وجود سے خلاصی ملجاوے۔ ثقف ہے تیرے ایمان پر اور لحدت ہے تیرے اس بیان پر۔

ہمیشہ ہمارے ہاتھ میں قلم ہے۔ اور آپ کی اصل تعلیم سے بھی ہم کو پوری پوری واقفیت ہے۔ لیکن ہم کو شرافت یہ اجازت نہیں دیتی۔ کہ اس کو من و عن بیان کر دیں۔ امید ہے کہ اگر آپ کی سرشت میں تہذیب و جیا کا مادہ ہوا۔ تو آپ آئندہ کے لئے محتاط بن کر جھوٹ کی نجاست پر منہ نہ مارا کریں گے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

آخر میں اپنے دوست چرنجی لال پریم جی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ ذرہ عقل و خرد کو کام لا کر کسی مضمون کو اپنے اخبار میں شائع کیا کرو۔ تاکہ آپ کی علمیت بھی ظاہر نہ ہو جایا کرے۔ اور حتی الامکان یہ کوشش کیا کرو۔ کہ کوئی مضمون نگار غلط تعلیم کو کسی مذہب کی طرف منسوب نہ کیا کرے۔ اگر آپ کو عربی زبان سے مس نہیں ہے۔ تو کسی احمدی عالم سے پہلے دریافت کر لیا کرو۔ تاکہ بعد میں شرمندگی کا سامنا نہ ہو۔ ورنہ ہمیں مجبوراً ویدک دھرم کی اصل تعلیم کو آپ کے سامنے رکھنا پڑیگا (جھا کساد آریہ سماج کا دیرینہ سیوک فتح محمد احمدی شرمنازہ کراچی)۔

امرت سری زندگی تردید میں کتب فیصلہ خدائی پر مسلمات شنائی میں ثناء اللہ امرتسری کے فیصلہ کی مکمل بحث جس کا جواب آج تک امرتسری سے نہیں بن آیا۔ ناقابل تردید ہے۔

مرقع شنائی۔ امرتسری ایڈیٹر المحدث کا بیروہ آئین ہے جس میں اس کی پوری تصویر مع خط و خال کے نظر آجاتی ہے۔ دیکھنے سے متعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۴

چودہویں صدی کا یہودی۔ اگر دیکھنا ہو۔ تو یہ رسالہ منگا کر دیکھیں۔ لا جواب ہے۔ قیمت ۲
۱۳۱۱ء کے ٹکٹ ڈاک بھیج کر دفتر فاروق سے منگالیں۔ (مینجر فاروق)

کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔ (اجازت بدر ۲۲ دسمبر ۱۹۷۸ء) میں شائع کیا۔ جس میں صریح الفاظ موجود ہیں کہ اگر ایسے لوگ ہوں کہ وہ صفائی ثابت کرنے کے لئے شہادہ دیدیں۔ کہ ہم ان مکفر مولویوں کے پیرو نہیں ہیں تو پھر ان کے ساتھ نماز پڑھنا روا ہے۔ پھر اسی الہام یا ایہا النبی کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کو اگر خلیفہ رشید الدین صاحب کی لڑائی یعنی میاں محمود احمد صاحب کی سگی سالی کے نکاح کی ایک غیر احمدی رشتہ دار سے اجازت دیتے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد وہ نکاح حضرت مولانا نور الدین صاحب پڑھاتے ہیں۔ جماعت میں سے نہ تو یا ایہا النبی کے الہامات کے بموجب حضرت مسیح موعود کو نبی ماننے والا کوئی آواز اٹھاتا ہے۔ اور نہ خود خلیفہ یا لڑائی کے احمدی والدین یا خلیفہ در خلیفہ بولتا ہے کہ مسلمان لڑائی کا نکاح کا فرسے کیا جاتا ہے۔ پھر لطف یہ ہے۔ کہ ان واقعات کے دو سال بعد ناصح مشفق صاحب خود ایک کتاب جماعت احمدیہ کے مذہب پر لکھتے ہیں۔ ان کا موجودہ پیر ختم نبوت پر لکھتا ہے وہی مذہب بیان کرتے ہیں۔ جسے وہ لوگ اب تک لفظ بہ لفظ مانتے ہیں۔ جن کو اس اپیل میں مخاطب کیا جا رہا ہے۔ انسان کا جب ضمیر مردہ ہو جائے۔ تو وہ وہی کچھ کرتا ہے۔ جو نادیدنی ناصح مشفق صاحب کہتے ہیں۔ اگر ان میں جرأت ہے۔ تو یہ اپیل اپنی کتاب دین الحق کے ساتھ شائع کرنے کی جرأت کر دکھائیں۔ ان کا اپنا عمل بہترین تفسیر ان الہامات کی ہے۔ ریویو کے مضمون بھی حضرت مسیح موعود کے شہداء کے طرز عمل سے پہلے کے ہیں۔ (پیغام صلح)

مکرمی جو ہدیری صاحب! آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ جناب ابوالفضل صاحب نے کیسی خوش بیانی اور شیریں زبانی سے مجھے ناچیز کی مخلصانہ اپیل کو رد کیا ہے؟ میں خدا کے فضل سے جناب ابوالفضل کی اس بے محل اٹوٹا متقول بذلہ سخی کا بہت اچھا جواب دینے کی قوت رکھتا ہوں۔ مگر پیاس خاطر آنکر مغموم سے کام لے کر اس وقت درگد کرتا ہوں۔ اور آپ سے ملتی ہوں۔ کہ براہ نوازش

آپ اپنی شان کے مطابق بلا خوف و ہمتہ لائم کر میاں اخلاق سے جرأت دکھائیں۔ کہ کیا میری اپیل کا ایسا ہی جواب ہونا چاہیے تھا۔ اور اسی امید پر میں نے اپنے غیر مبائع پیغامیوں سے مخلصانہ اپیل کی تھی۔ کیا میری اپیل میں غیر احمدیوں کے جنازے اور غیر احمدیوں کو لڑکیاں لینے کے متعلق کوئی بحث تھی۔ تعجب ہے۔ کہ جناب ابوالفضل صاحب نے اس مشہور ضرب المثل کو پورا کر دکھایا کہ ”من چہ میگوئم و طنبورہ من چہ می سراید“ انا للہ وانا الیہ راجعون طبرحال میں اپنے قدیمی کرمفرما جناب ابوالفضل صاحب کی پیش کردہ وجوہات کا جواب با صواب جن کی بناء پر مجھ خاکسار کی اپیل ناقابل سماعت قرار دی گئی ہے۔ اپنے دیرینہ دوست اور ان کے جدید مشفق مولوی عمر الدین صاحب کی زبان قلم سے عرض کر دیتا ہوں۔ جو یقین ہے کہ محترم جناب ابوالفضل صاحب کی تسکین خاطر کے لئے کافی ہوگا۔ اور وہ یہ ہے۔

خاموش گروہ کا جنازہ (۵) خاموش خاموش گروہ کا جنازہ کو نہیں مانتا جنازہ جائز قرار دیا ہے اور خود غیر احمدی جنازے انہوں نے پڑھے ہیں۔

اقول۔ یہ بھی محض دہوکہ ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے تو یہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بد بولنے والا نہ ہو اور خاموش ہو اور احمدیوں میں ملا جلا رہتا ہو جیسے بعض رشتہ دار ہوتے ہیں اور انہیں کسی قدر تصدیق کی بو پائی جاتی ہو تو ایسے شخص کا جنازہ تم پڑھ لو اور وہ ہی احمدی امام کے پیچھے کیونکہ علام الغیوب خدا ہی کی ذات ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جس طرح منافق جو آنحضرتؐ کے لشکر میں ملے جلے رہتے تھے۔ ان کا جنازہ پڑھا گیا۔ اسی حد تک میں اجازت دے سکتا ہوں۔ ورنہ مکتب کے جنازہ کی اجازت آپ نے ہرگز نہیں دی۔ یہاں تک کہ آپ کا اپنا بیٹا فضل احمد فوت ہو گیا۔ آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ حضرت مسیح موعود کو کبھی بڑا نہ کہتا تھا۔ لیکن چونکہ بیعت نہ کی تھی۔ آپ نے جنازہ بھی نہ پڑھا۔ حالانکہ آپ پر اپنے بیٹے کا جنازہ فرض تھا۔ مگر پھر بھی

باوجود کہا جانے کے انکار کر دیا۔ پس یہ بھی بات باطل ہو گئی کہ غیر احمدیوں کے جنازے وہ پڑھا کرتے تھے۔ دہوکہ میں کسی کو احمدی سمجھ کر نماز جنازہ پڑھ لینا اور بات ہے کوئی شخص جس کی شہادت جائز ہو حلف اٹھا کر کہے۔ کہ فلاں غیر احمدی کا جنازہ حضرت مسیح موعود نے پڑھا تھا۔ حالانکہ آپ کو یہ بتایا گیا تھا کہ وہ غیر احمدی ہے۔

مجھے معلوم ہے اور میں نے وہ خط خود پڑھ لیا ہے۔ جو سرسید کی وفات کے موقع پر حضرت مرزا صاحب کے حکم سے حضرت لیڈر قوم مولوی عبدالکریم صاحب نے لکھا تھا۔ سرسید کی موت پر لاہور سے بعض خواجہ شاہی احمدیوں نے مسیح موعود کو خط لکھا کہ حضور سرسید کے جنازہ کے متعلق جماعت کو حکم دیا جائے کہ ہر جگہ جنازہ غائب پڑھیں۔ تو جواب یہ ملا۔ کہ یہ ناجائز ہے۔ اور ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ یہ تو منافقت ہوگی۔ اور ہم سے ایسا نہیں سکتا۔ اب جبکہ سرسید جیسے غیر مکفر اور صالح کل شخص کا جنازہ بھی پڑھنے کی اجازت نہیں دی اور نہ اپنے بیٹے کا جنازہ پڑھا تو صاف ثابت ہے کہ آپ کا یہ مذہب ہی نہ تھا۔ کہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھا جاوے۔ اس کے خلاف جس ڈائری سے مخالف نے نتیجہ نکالا ہے۔ اس کے متعلق تو خود حضرت نے فرمادیا تھا۔ کہ جو یہ کہے کہ نیراہر کا ہوں نہ ادھر کا وہ مکتب ہے۔ اور جو بیعت نہ کرے۔ اور کہے اچھا جانتا ہوں۔ وہ بھی مکتب ہے۔ پس غیر مکتب جس کا جنازہ جائز رہا وہ تو صرف مسیح موعود کے ماننے والے ہی رہ گئے نہ کوئی اور۔

غیر احمدیوں کے جنازوں کے متعلق آخری فیصلہ قاعدہ کی بات ہے کہ ادائیں ہر قوم کو دقتیں ہوتی ہیں۔ کچھ بے خبری کے باعث اور کچھ جماعت میں کمزور داخل ہونے والوں کے باعث۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت جو یہودیوں میں وہی نسبت رکھتے ہیں۔ جو احمدی غیر احمدیوں میں۔ انکو بھی بعض دقتیں پیش آئیں۔ مثلاً خود حضرت عیسیٰ اور ان کے حواری یہودیوں کے پیچھے ہی نماز پڑھتے رہے۔ حضرت عیسیٰ

کی وفات کے بعد بھی قریب کئی سال ایسا ہی ہوتا رہا۔ اور عیسائیوں کی لڑکیاں نہ صرف یہودیوں سے نکاح کرتی رہیں۔ بلکہ مشرکوں تک کو وہ لڑکیاں دی جاتی رہیں۔ حالانکہ تورات کی شرح میں بھی قرآن کی طرح ایسے نکاح ناجائز تھے۔ مگر یہ مشکلات تھیں۔ جو پیش آگئیں۔ اس قسم کے واقعات سے اگر کوئی یہ نتیجہ نکالے کہ گویا حضرت عیسیٰ کے منکر کا فریبی نہیں تھے۔ تو یہ صریح بے انصافی ہے اور قرآن کے خلاف ہے۔ اور نہ ان واقعات سے فتویٰ بنایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ہم لوگوں کو بھی بعض دقتیں پیش آگئیں۔ اور تاواقعی کے باعث بعض ناجائز امور بھی ہم سے سرزد ہوئے مگر آہستہ آہستہ وہ سب بے اعتدالیاں روکی گئیں۔ چنانچہ اس کی ایک مثال غیر احمدیوں کا جنازہ بھی ہے۔

لاہور میں کسی احمدی کا رشتہ دار فوت ہو گیا اس کا جنازہ احمدی جماعت نے غیر احمدی امام کے پیچھے تو نہ پڑھا لیکن اپنا امام بنا کر الگ جنازہ پڑھ لیا۔ اس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا کہ خواجہ کمال الدین کے اختہار یا اقرار کے بغیر خلافت احمدیوں نے کیوں کیا۔ اس کے جواب میں ہمارے اخبار بدر میں لکھا گیا کہ آپ تو علیحدہ جنازہ پڑھ رہے ہیں۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ہم غیر احمدیوں کے جنازے میں مطلقاً شامل ہو ہی نہیں سکتے۔ کئی دفعہ پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح اس کے متعلق بیان فرما چکے ہیں۔ اور ابی تین چار روز کی بات ہے۔ کسی نے حضرت سے پوچھا کہ کیا ہم غیر احمدی کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا

میں اس سوال سے تعجب کرتا ہوں۔ کہ تم اس میرٹ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ دعا کرو گے کہ اللہ تیرا ایک مامور ہمارے زمانہ میں آیا۔ اس نے تیرا پیغام سب لوگوں کو پہنچایا۔ ان پیغام سننے والوں سے یہ ایک شخص ہے۔ جسکی میرٹ ہمارے سامنے پڑی ہے۔ اس نے اس پیغام کی پرواہ نہ کی۔ اس کو لغو قرار دیا۔ یا اس کا انکار کیا۔ اور اس طرح تیرے رسول کو مسفرتی قرار دیا۔ اس واسطے تو اس کو بہشت نصیب کر۔ یہ ایک بہت بے ہودہ بات ہے ہماری

سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ کہ احمدی کس طرح غیر احمدی کا جنازہ پڑھ سکتا ہے؟

الغرض کسی احمدی بجائی نے ایسا جنازہ پڑھا ہی ہے تو یہ اس کی نادانگی یا کمزوری یا کچھ اور اسباب کے ماتحت ہو گا۔ جس کا ہمیں علم نہیں۔
(بدر مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۱۲ء)

مذکورہ بالا بیان وہ بیان ہے جو ہماری تنازعات سے پہلے کا ہے جس پر نہ محمد علی نے خلاف لکھا۔ نہ خواجہ اور تمام جماعت نے اس کو صحیح تسلیم کر لیا۔ تو آج کہنا کہ غیر احمدی کا جنازہ جائز ہے محض ضد ہے۔ ویس۔

غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کے قیچے (لا) غیر مفسدین
اقول۔ یہ محض غلط ہے حضرت مسیح موعود کا فتویٰ حب ذیل ہے۔

عرب کا سوال۔ ستمبر ۱۹۱۱ء سید عبداللہ عرب نے سوال کیا کہ میں اپنے ملک عرب کو جاتا ہوں۔ وہاں ان لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھوں یا نہ۔

جواب از مسیح موعود: مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

عرب۔ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور ان کو تبلیغ نہیں ہوئی۔

مسیح موعود۔ ان کو پہلے تبلیغ کرنا پھر پادہ مصدق ہو جائیں گے یا مکذب۔

عرب۔ ہمارے ملک کے لوگ بہت سخت ہیں اور ہماری قوم شیعہ ہے۔

مسیح موعود۔ تم خدا کے نبی اللہ تعالیٰ کے تقصیر کا معاملہ صاف ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ آپ اس کا منتوی

اور متکفل ہو جاتا ہے۔ کلام الہی سے ظاہر ہے۔ کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کر نیوالے

ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ لائق نہیں ہیں۔ کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے

کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے

پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر۔ مکذب یا مرتد کے پیچھے نماز پڑھو؟

اس فیصلہ سے قطعی ظاہر ہے۔ کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعاً حرام ہے۔ سوائے مصدقین کسی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ اور اس فتوے سے مسیح موعود کے خلاف جو روح الہی سے ہے۔ کوئی فتویٰ پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ہے تو نکالو۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر لوگ ہمیں مومن تسلیم کر لیں۔ اور مکفروں کو کافر قرار دیں۔ تو ہم ان کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ ان شرائط کو اگر پورا کریں تو وہ مصدق ہو جائیں گے۔

(لاہور میں) غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے متعلق آخری فیصلہ

بکتے ان کے ساتھ تو ملکہ نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے تو حضرت نے بجائے اجازت کے فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ہم تو کافر نہ کہنے والوں کو ہی کافر کہنے والوں کے ساتھ ہی سمجھتے ہیں۔ جب تک وہ ان سے علیحدگی

اور ان کے کفر اور ہمارے مومن ہونے کا اشتہار نہ دیدیں۔ جس طرح یوسفؑ نے اپنی بریت چاہی تھی ہم بھی پہلے بریت چاہتے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے

کہ کافر نہ کہنے والے بھی کافر کہنے والوں میں داخل ہیں۔ اور چونکہ از روئے حکم الہی مکفر مکذب مرتد

کے پیچھے نماز حرام ہے اس لئے اس اشتہار کی یہ غرض ہوگی۔ کہ وہ نہ مرتد رہیں نہ مکذب نہ مکفر۔ اور جو

نہ مکذب ہے نہ مرتد وہ مصدق کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ پس یہ غلط فہمی ہے جو شرائط کی اصل

حقیقت نہ جاننے سے پیدا ہوتی ہے۔ کیا حضرت مرزا صاحب یہ کر سکتے تھے۔ کہ جسے خدا نے قطعاً حرام

قرار دیا ہے۔ اسے وہ کسی طرح حلال قرار دیں ہرگز نہیں۔ پس چونکہ نماز غیر مصدق ہر غیر احمدی کے پیچھے

حرام ہے اس لئے شرائط کا مدعا بھی یہی ہے کہ ان کو پورا کرنے

احمدی مشن

معیار الصادقین!

(۶)

۹ نواں معیار :- نواں معیار یہ ہے کتب اللہ لا غلبینا انا ورسلی (سورہ مجادلہ پارہ ۲۸ رکوع ۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے پر فرض کر لیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہی غلب رہیں گے۔

خدا و کریم کی یہ سنت ہے کہ جب کبھی خدا تعالیٰ کا کوئی نبی یا رسول آتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو دنیا کے مقابلے میں غلبہ کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی مذکورہ بالا آیت سے پتہ چلتا ہے۔ نیز قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی دنیا میں کوئی رسول آیا ہے۔ تو لوگوں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اور اس کے ساتھ ٹھٹھا ہی کیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یا حسرتاً علی الجہاد مایاً تیہم من رسول الا کانوا یبہیستہ ذونہ (افسوس بندوں پر کہ نہیں آیا ان کے پاس کوئی رسول مگر یہ لوگ اس سے استہزاء اور ٹھٹھا کرتے تھے) غرض یہ سنت اللہ ہے کہ خدا کے مامور سے ٹھٹھا اور مخالفت کرنے والا ناکام رہے گا۔ اور مامور من اللہ کامیاب ہوگا۔ اب اس معیار کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ آیا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام صادق ثابت ہوتے ہیں یا نہیں؟

دنیا جانتی ہے کہ حضرت مرزا علیہ السلام نے جب یہ دعویٰ کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو دنیا کی ہدایت کے لئے مامور کیا ہے جس کا تمہاری کتابوں میں پہلے سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ دے رکھا ہے۔ یعنی میں وہی مسیح اور مہدی ہوں۔ جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر کی تھی۔ اور جس مسیح پر تمہاری نظر سے وہ تو فوت ہو گیا۔ اور یہ خیال کہ مسیح آسمان پر ہے قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے خلاف ہے۔ تو یہ دعویٰ خالص ہو تو یہی مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک شور مچا گیا۔ اور کیا اپنوں اور کیا غیروں غرضیکہ سب نے آپ پر کفر کا فتویٰ دیا۔ اور آپ کو گردن زدنی قرار دیا گیا۔ اسلام سے خارج کہلا۔ غرض ہر طرح سے اور ہر طرف سے مخالفت کا شور برپا ہو گیا۔

جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کو صالح ولی اور مجدد تسلیم کیا ہوا تھا۔ وہ بھی آپ کے دشمن ہو گئے۔ اور آپ کی ذلت اور ناکامی میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کیا مولوی۔ کیا جاہل۔ کیا سجاد نشین اور کیا خشک ملا۔ غرضیکہ سب کے سب اس بات پر متفق و متحد ہو گئے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو دنیا میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی لکھا۔ کہ میں نے ہی تم کو اٹھایا ہے اور میں ہی تم کو نیچے گراؤں گا۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ رب دشمن ہوئے
بہ نہ چھوڑا ساتھ تو نے اے میری حاجت برار

مگر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بیانگ دہلی اعلان کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ اے احمد میں تجھے اسلام کی ایک بڑی جماعت دوں گا۔ اے احمد تو کامیاب ہوگا۔ اے احمد تیری ساری مرادیں مجھ کو دوں گا۔ میں اپنی چمکار

دکھاؤں گا۔ اپنی قدرت نامی سے مجھ کو اٹھاؤں گا۔ میں تم کو برکت دوں گا۔ دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

اے احمد تو ان لوگوں میں سے ہے جن کے شامل نصرت آتی ہوتی ہے۔ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (حقیقۃ الوحی)

اب دیکھو کون غالب رہا؟ حضرت مرزا صاحب یا آپ کے مخالف؟ کتب اللہ لا غلبینا انا ورسلی کے ماتحت حضرت مرزا صاحب ہی کامیاب و کامران ہوئے۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب جس وقت دعویٰ کیا۔ آپ تنہا تھے۔ مگر آج خدا کے فضل سے کئی لاکھ کی ایک بڑی جماعت ہے۔ کوئی ملک ایسا نہیں جس میں آپ کی جماعت نہ ہو۔ دن و رات چوگنی آپ کی ترقی ترقی ان مخالفوں کے گردہ میں سے ہی لوگ آپ کی جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ مخالف اپنے ارادوں میں ناکام۔ نامراد۔ ذلیل اور خائب و خاسر ہوئے۔ پس آپ کا غالب آ جانا اس بات کی ایک محکم دلیل ہے۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے کلاموں سے فائدہ اٹھاتے اور مالک حقیقی کی فرمانبرداری کرتے۔ اور وقت کے امام کو پہچانتے ہیں :- (باقی دارد)

تبلیغ رسالت مکمل :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ناباب اشتہارات کا مجموعہ ابتداء ۱۸۷۸ء تا ۱۹۰۸ء لغزین مسیح ۱۹۰۸ء عیوم وصال حضرت جری المسیح موعود مکمل دنس جلدوں میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کی مکمل جلدیں چند باقی ہیں۔ پھر دوبارہ اتنی بڑی ضخیم کتاب شائع ہونا مشکل ہے ہر ایک احمدیہ لائبریری اور ذاتی احمدی کتب خانوں میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ شائقین کلام حضرت مسیح موعود جلد منگالیں۔ مکمل دنس جلدوں کی قیمت معہ محصور لاکھ روپے :- (پتہ پتہ فاروق بک کتب خانہ قادیان)

(نصاب اسلام پر کس فائدہ میں میر قاسم علی پریٹریو پبلشر نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)